بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB) Ph: +91-01872-220186,
Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23؍ جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل ہم حضرت عمرؓ کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کے زمانے کی بعض جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ جنگِ بویب جو تیرہ یا سولہ ہجری میں ہوئی اس کی تفصیل تاریخ میں یوں ملتی ہے کہ جنگِ جسر میں شکست سے حضرت عمرؓ کو سخت تکلیف پہنچی چنانچہ آپؓ نے تمام عرب میں خطیب بھجوا کر عرب قبائل کو اس قومی معرکے کے لیے تیار کیا۔ اس لشکر میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائی قبائل بھی شامل تھے۔ دوسری طرف حضرت مثنّٰیؓ نے بھی عراق کے سرحدی مقامات سے فوج اکٹھی کر لی۔ رستم کو جب مسلمانوں کی تیاری کی اطلاع ملی تو اس نے مہران کی سربراہی میں ایک لشکر روانہ کیا۔ یہ جنگ رمضان کے مہینے میں لڑی گئی۔ حضرت مثنّٰیؓ نے لشکر کی تنظیم اور صف آرائی کی اور پھر مسلمان مجاہدین سے ولولہ انگیز خطاب کر کے ان کا حوصلہ بڑھایا۔ جنگ شروع ہوئی اور شدید لڑائی کے بعد ایرانیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس جنگ میں ایرانی سالار مہران سمیت ایک لاکھ ایرانی قتل ہوئے۔ ایرانی لشکر جب شکست کھا کر بھاگا تو حضرت مثنّٰیؓ نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں گھیر کر بہت سے ایرانی سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ بعد میں حضرت مثنّٰیؓ اپنے اس فعل پر افسوس کیا کرتے کہ انہوں نے شکست خوردہ لوگوں کا تعاقب کیوں کیا۔ اس معرکے کا یہ اثر ہوا کہ عراق کے اکثر نواح میں مسلمانوں کے پاؤں مضبوط ہو گئے۔

اس جنگ میں مسلمان خواتین کی ہمت و دلیری کا یہ نمونہ سامنے آیا کہ جب لڑائی کے بعد مسلمانوں کا ایک دستہ گھوڑے دوڑاتا ہوا خواتین اور بچوں کے کیمپ کے پاس پہنچا تو خواتین نے سمجھا کہ یہ دشمن کی فوج ہے جو ہم پر حملہ آور ہونے لگی ہے۔ ان خواتین نے بچوں کو گھیرے میں لیا اور خود پتھر اور چوبیں لے کر مقابلے کے لیے تیار

ہو گئیں۔ فوجی دستہ قریب پہنچنے پر ان کو معلوم ہوا کہ یہ تو مسلمان ہیں چنانچہ اس پارٹی کے راہ نما عمرو بن عبدالمسیح نے بے ساختہ کہا کہ اللہ کے لشکر کی خواتین کو یہی زیبا ہے۔

چودہ ہجری میں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان فیصلہ کن لڑائی جنگِ قادسیہ ہوئی جس کے نتیجے میں ایرانی سلطنت مسلمانوں کے قبضے میں آگئی۔ جب اہلِ فارس کو مسلمانوں کے کارناموں کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے سرداروں رستم اور فَیرُزان کو کہا کہ تم دونوں کے اختلاف کی وجہ سے مسلمان اس قدر طاقت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ رستم اور فَیرُزان نے بوران کو معزول کر کے اکیس سالہ یزدجرد کو تخت پر بٹھا دیا۔ حضرت مثنّیٰ نے اہلِ فارس کی تیاری کے متعلق حضرت عمرؓ کو آگاہ کیا تو آپؓ نے چاروں طرف نقیب بھیجے اور رؤسائے قبائل کو مکّے میں جمع ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اس وقت حج قریب تھا چنانچہ حضرت عمرؓ حج پر روانہ ہوئے۔ جب آپؓ حج سے واپس تشریف لائے تو مدینے میں ایک بڑا لشکر جمع ہو چکا تھا۔ اوّلاً حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو مدینے میں امیر مقرر کر کے اس لشکر کی کمان خود سنبھالی۔ تاریخ طبری میں درج تفصیل کے مطابق پہلے پہل حضرت عمرؓ نے اس لشکر کی کمان خود کرنے کا ارادہ فرمایا تاہم بعد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مشورے پر چار ہزار مجاہدین پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو امیرِ لشکر مقرر فرمایا۔ آپؓ نے حضرت سعد کو روانگی سے قبل ہدایات اور نصائح سے نوازا نیز قادسیہ تک پہنچنے کا طریق اور میدانِ جنگ میں حکمتِ عملی کے متعلق اصولی اور بنیادی باتیں بتائیں۔ حضرت سعدؓ نے شراف پہنچ کر پڑاؤ کیا تو وہاں مثنّیٰ آٹھ ہزار آدمیوں کے ساتھ موجود تھے تاہم اس موقعے پر مثنّیٰ کی وفات ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے مغیرہ بن شعبہ کو ایک دستے کے ساتھ روانہ کیا اور حضرت سعدؓ کو لکھا کہ مغیرہ بن شعبہ کو اپنی کمان میں رکھنا۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عمرؓ کے استفسار پر اپنے لشکر کے قیام اور حدود اربعہ کے متعلق مفصل لکھ کر بھیجا جس پر حضرت عمرؓ نے جنگی حکمتِ عملی کے متعلق سعد کو ہدایات سے نوازا۔

حضرت سعدؓ نے دربارِ خلافت کی ہدایت کے مطابق قادسیہ میں ایک ماہ قیام کیا۔ جب ایرانیوں کی طرف سے کوئی مقابلے کے لیے نہ آیا تو اس علاقے کے لوگوں نے یزدجرد کو مسلمانوں کی موجودگی کے متعلق لکھا۔ جس پر یزدجرد نے رستم کو بلایا لیکن وہ حیلے بہانوں سے جنگ میں شرکت سے گریزاں رہا اور اپنی جگہ جالینوس کو فوج کا سپہ سالار مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ بادشاہ کے سامنے رستم کی ایک نہ چلی اور اسے لشکر کی کمان سنبھالنا پڑی۔

حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو فرمایا کہ رستم کے پاس دعوتِ اسلام کے لیے وجیہ، عقل مند اور بہادر لوگوں کو بھیجو۔ حضرت سعدؓ نے چودہ اشخاص کو منتخب کر کے سفیر بنا کر بھیجا۔ ان سفیر حضرات نے یزدجرد کے سامنے تین

باتیں رکھیں۔ ایک یہ کہ اسلام قبول کرلو۔ دوسری بات یہ کہ جزیہ ادا کرو اور تیسری بات یہ کہ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یزدجرد نے کہا کہ اگر قاصدوں کو قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تم سب کو قتل کروا دیتا۔ پھر اس نے مٹی کا ایک ٹوکرا منگوایا اور اسلامی وفد کے سردار کو کہا کہ میری طرف سے یہ لے جاؤ۔

حضرت مصلح موعودؓ جنگِ قادسیہ کے ذیل میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ صحابی نہایت سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھے اور اپنا سر جھکا دیا اور مٹی کا بورا اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا۔ پھر اُن صحابی نے ایک چھلانگ لگائی اور تیزی کے ساتھ دربار سے نکل کھڑے ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے کہا کہ آج ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی زمین ہمارے حوالے کر دی ہے۔ یہ کہہ کر وہ وفد گھوڑوں پر سوار ہوا اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔ بادشاہ نے جب ان کا یہ نعرہ سنا تو اسے بدشگونی گمان کرتے ہوئے کانپ اٹھا اور اپنے درباریوں کو مسلمانوں کے پیچھے دوڑایا۔ مگر مسلمان گھڑ سوار اس وقت تک بہت دُور جا چکے تھے۔

اس واقعے کے بعد کئی ماہ تک سکوت رہا اور رستم یزدجرد کی تاکید کے باوجود جنگ سے جی چُراتا رہا۔ بالآخر رستم کو مجبور ہو کر مقابلے کے لیے آگے بڑھنا پڑا اور اس کی فوجیں قادسیہ میں خیمہ زن ہو گئیں۔ رستم کی فوج کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی اور اس کے ساتھ تینتیس ہاتھی تھے۔ رستم نے اسلامی لشکر کا جائزہ لیا اور مسلمانوں کو صلح کی پیش کش کی۔ اسی طرح اس نے مطالبہ کیا کہ اس کے دربار میں مسلمانوں کی طرف سے ایلچی مذاکرات کے لیے آئیں۔ ان مذاکرات میں بھی مسلمانوں نے وہی تین باتیں پیش کیں یعنی قبولِ اسلام، جزیہ یا جنگ۔ رستم تینوں باتیں قبول کرنے پر تیار نہ ہوا اور جنگ کا ارادہ ظاہر کیا۔ مسلمان اپنی صف بندی مکمل کر چکے تو حضرت سعد کے جسم پر پھوڑے نکل آئے اور آپؓ عرق النسا کی تکلیف کے سبب شدید بیمار ہو گئے۔ حضرت سعدؓ کے لیے درخت کے اوپر مچان بنائی گئی جہاں سے آپؓ لیٹے لیٹے لشکر کی طرف دیکھتے رہتے۔ آپؓ نے اپنی جگہ خالد بن عرفطہ کو نائب مقرر کیا اور مسلمانوں سے خطاب کر کے جہاد کی ترغیب دی۔ ایرانی افواج میں سے تیس ہزار سپاہی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے تاکہ کسی کو دوڑنے کا موقع نہ ملے۔ حضرت سعدؓ نے مسلمانوں کو سورۂ انفال پڑھنے کا حکم دیا جس کی تلاوت سے مسلمانوں نے سکینت محسوس کی۔ نمازِ ظہر کے بعد لڑائی کا آغاز ہوا اور پہلے روز قبیلہ بنو اسد کے پانچ سَو مسلمان شہید ہوئے۔ دوسرے روز حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کی امارت میں کمک پہنچ گئی جس کے اگلے حصے پر حضرت قعقاع بن عمرو امیر تھے۔ حضرت قعقاع نے مبارزت طلب کی تو بہمن جاذویہ مقابلے کے لیے آگے بڑھا، دونوں میں مقابلہ ہوا اور حضرت قعقاع نے بہمن جاذویہ کو قتل

کر دیا۔ مسلمان بہمن جاذویہ کے قتل اور مسلمانوں کے امدادی لشکر کی وجہ سے بہت خوش تھے۔ تیسرے دن خون ریز جنگ ہوئی جس میں دو ہزار مسلمان اور دس ہزار ایرانی کام آئے۔ حضرت سعدؓ کی ہدایت پر حضرت قعقاع اور حضرت عاصم نے ایرانیوں کے سفید ہاتھی کا کام تمام کر دیا اور دیگر مسلمانوں نے اجرب نامی ہاتھی کو ایسا بدمست کیا کہ اس نے دریا میں چھلانگ لگا دی، جس کی دیکھا دیکھی باقی ہاتھی بھی دریا میں کود گئے۔

اس روز عشا کی نماز کے بعد ایسا گھمسان کا رن پڑا کہ عرب و عجم نے اس رات جیسا معرکہ کبھی مشاہدہ نہ کیا تھا۔ ساری رات حضرت سعدؓ اللہ کے حضور دعا میں مشغول رہے۔ صبح ہوئی تو مسلمانوں کا جوش و جذبہ برقرار تھا اور وہ غالب رہے۔ چوتھی صبح دوپہر تک لڑائی جاری رہی اور ایرانی پسپائی اختیار کرتے رہے۔ اس روز رستم پر شدید حملہ کیا گیا چنانچہ وہ دریا میں کود گیا۔ ہلال نامی ایک مسلمان اسے پکڑ کر خشکی پر لایا اور قتل کر دیا۔ رستم کے قتل کی خبر سے اہلِ فارس شکست کھا کر بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور ایک بڑی تعداد کو قیدی بنا لیا۔

حضرت عمرؓ روزانہ صبح ہوتے ہی میدان سے باہر آنے والے سواروں سے جنگ قادسیہ کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ جب فتح کی بشارت لانے والا قاصد مدینہ میں داخل ہو رہا تھا تو حضرت عمرؓ اس وقت دوڑتے جا رہے تھے اور معلومات لیتے جا رہے تھے جبکہ وہ قاصد اپنی اونٹنی پر سوار تھا۔ جب وہ قاصد مدینہ میں داخل ہوا اور لوگ حضرت عمرؓ کو امیر المؤمنین کہہ رہے تھے اور سلام کر رہے تھے تو قاصد نے حضرت عمرؓ سے عرض کی کہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ امیر المؤمنین ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا اے میرے بھائی کوئی بات نہیں۔ جب حضرت عمرؓ کو فتح کی خبر ملی تو آپؓ نے مدینے میں مسلمانوں سے ایک پُر اثر خطاب فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں یہ عظیم تغیر اس لیے پیدا ہوا کیونکہ قرآنی تعلیم نے ان کے اخلاق اور ان کی عادات میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ ان کی سفلی زندگی پر اس نے ایک موت طاری کر دی تھی اور انہیں بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کی سطح پر لا کھڑا کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ انقلاب پیدا ہوا۔ پس قرآنی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حقیقی انقلاب آیا کرتے ہیں۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ذکر ان شاء اللہ آئندہ بھی چلے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔